آڑی ترچھی لکیریں

آڑے ترچھے نشان کتابوں پر
جس نے ڈالے وہ یاد آتا ہے
کتنے رنگین نقش ماضی کے
بار ہا ذہن میں اُبھرتے ہیں
خوش نما اور قیمتی نسخے
کاپیاں، پیڈ، قلم اور دوات
دسترس میں تھے اس کے بے تفریق
ان پہ گل بوٹے ٹانکتے رہنا
اس کا محبوب خوب تھا مشغلہ
آج وہ مجھ سے اتنا دور ہوا
اب کہ مشکل ہے ہمنوائی بھی
فاصلہ صرف یہ مکانی نہیں
سوچ کی سطح پر بھی دور ہے وہ
ایک اعلیٰ مقام پر فائز
اُس کے خامہ کے اک اشارے پر
فیصلے بنتے اور بگڑتے ہیں
ننھے ہاتھوں کی وہ شرارت کیا
حافظے میں ہے اس کے خوابیدہ؟
کیا صنم خانۂ گزشتہ میں
گھنٹیاں دھیمی دھیمی بجتی ہیں؟

طفلی کے وہ خطوطِ بوقلموں
دعوتِ تجزیہ تو دیتے ہیں!
ان کی تحلیل نفسی ہے ممکن؟
نفسیاتی گرہ جو کھل جائے
حیرت واستعجاب کی دنیا
سامنے آئے اہل دانش کے
ہیں ابھی رازہائے سربستہ
اک فسوں، خانۂ عجائب میں
ہیں یہ بے شک عزیز تر مجھ کو
ان کتابوں کو ان صحیفوں کو
جن کی توقیر میں اضافہ ہوا
میں نے اب تک سنبھال رکھا ہے
اک گلستان ہیں یہ میرے لیے
بیٹھ کر ان کے درمیاں اکثر
خوشبوئے آشنا میں پاتا ہوں
اُن میں 'میں' بھی کہیں مہکتا ہوں
ضائع ہونے دوں اس اَساس کو میں
تو آثر سوچ، کیا یہ ممکن ہے؟

مرغوب آثر فاطمی
روڈ نمبر 7، محلّہ علی گنج، گیا (بہار)

ہیرا

چار حرفوں سے میرا نام
آتا نہیں میں سب کے کام
راجاؤں کے سر پر بیٹھوں
انگلی، ہاتھ، ناک، کان پہ چمکوں
شہزادوں کا دلبر ہوں
قیمتی بے حد مانا جاؤں
چھوڑو باتیں اِدھر اُدھر کی
کرو نہیں اب کانا پھوسی
کس کی خوبی کس کی خصلت
جلدی نام بتاؤ طلعت
دنیا اسے کہتی ہے ہیرا
گڈّو، پپّو سن لو میرا

طلعت خورشید بہوروی
بہوروا روڈ، متھرا روڈ، ضلع بلیا (یوپی)